بکری کی فضیلت

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

بکری کی فضیلت وبرکت

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

وَعلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِ یْنَ

﴿پیش لفظ﴾

اما بعد ! فقیر کو بکریوں سے پیار ہے اس لئے بکریوں کو میرے پیارے نبی ﷺ سے پیار ہے اور قاعدہ ہے کہ یار کا یار بھی پیارا لگتا ہے۔ اسی پیار پر فقیر نے ایک عرصہ سے بکریوں کے متعلق مضامین جمع کرنے شروع کئے جو ایک مستقل رسالہ کی صورت اختیار کر گئے انہیں مرتب کر کے اس کا نام رکھا ''بکری کی فضیلت وبرکت''۔

اسی دوران فقیر کے دور میں ایک وقت آیا کہ حکومت پاکستان کے بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے بکری کے ختم کرنے کی مہم چلائی اُس وقت بکری کے متعلق فقیر کے قلم میں خصوصی جوش پیدا ہوا۔ رسالہ کی ترتیب کے بعد اس کی طباعت کا مرحلہ عزیزم الحاج محمد احمد اُویسی قادری عطاری اور عزیزم حاجی محمد اسلم قادری اُویسی عطاری سلمہما نے اپنے ذمہ لگالیا۔

بکری کا تعارف: بکری ایک ایسی حیوان ہے جو ہمیشہ سے شجر دشمنی کی وجہ سے بدنام رہی ہے۔ انسان نے بکری کی ذات سے ہمیشہ نفرت کا اظہار کیا ہے۔ نفرت اس لئے پیدا ہوئی کہ بکری پر یہ الزام آتا ہے کہ یہ گھاس کے میدانوں کو تباہ کرنے، فصلوں کو اُجاڑنے، درختوں کو برہنہ کرنے اور پودوں کو چٹ کر جانے میں سب جانوروں سے آگے ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آجائے گی کہ یہ ایک ایسا گھریلو اور پالتو جانور ہے جو انسانی صحت وتوانائی کے لئے جزولاینفک ہے اس کا وجود انسانی وجود کے لئے بہت ضروری ہے اس کے دودھ اور اس کے گوشت کا متبادل اس دنیا میں موجود نہیں۔ محتاط اعداد وشماریات کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں ۴۵ کروڑ بکریاں ہیں ان میں زیادہ تر براعظم ایشیا اور افریقہ میں پائی جاتی ہیں جہاں یہ انمول دودھ اور گوشت کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ براعظم یورپ میں بکریوں کی تعداد ایک کروڑ دس لاکھ کے قریب ہے۔ تاریخ کے اوراق پلٹیں تو بکریاں سب سے پہلے کرۂ ارض پر افریقہ کے ساحلی علاقوں میں پائی جاتی تھیں جہاں اسے دودھ اور گوشت کی خوراک حاصل کرنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں پالتے تھے۔ ان دنوں بکریاں ۶۰ فیصد جنگلی جھاڑیاں ۳۰ فیصد گھاس اور ۱۰ فیصد گھریلو خوراک پر زندہ رہتی تھیں۔ بکری میں یہ خاصیت بھی پائی جاتی ہے کہ یہ کئی ہفتوں تک پانی پیئے بغیر زندہ رہ سکتی ہے مگر جب پانی پینے پر

آجاتی ہے تو اپنے جسم سے آدھے وزن تک پانی پی جاتی ہے۔ بہر حال بکریاں پالنے میں سودمندی اور بہتری یہ ہے کہ ان پر بہت تھوڑے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اسے ایک عام زمیندار، کسان یا بے زمین مزدور بھی رکھ سکتا ہے۔ جو شخص گائے پالنے کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتا وہ آسانی سے بکری رکھ سکتا ہے۔ بکری کے دودھ میں اس قدر پروٹین ہوتا ہے کہ بچے کو صحت منداور چاق وچوبند رکھتا ہے۔ یادرکھیئے بچے کے لئے بکری کے دودھ سے بہتر دنیا کا کوئی دودھ نہیں ہے۔ بڑوں کے لئے بھی بکری کا دودھ بہترین خوراک ہے۔ بکری جنگل کی کئی قسم کی جڑی بوٹیاں، گھاس پات اور مفید قسم کی عقاقیر کھاتی ہیں جن کا دودھ میں سودمند اثر ہوتا ہے۔

آیئے اب دیکھیں کہ یہ جانور زرعی نقطہ نظر سے بدنام کیوں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بکریاں جب انسانی نظروں اور کنٹرول سے آزاد رکھی جاتی ہیں تو یہ پودوں اور درختوں کو کھا کر اجاڑ دیتی ہیں ایسے آزاد ماحول میں یہ شجر کاری کی دشمن بن جاتی ہیں پودوں کے ذخیروں کو تو یہ جڑ تک چٹ کر جاتی ہیں۔ آزاد چھوڑ دی جائیں تو جہاں تک ان کو سبزہ نظر آتا ہے ہڑپ کر کے دم لیتی ہیں۔ یہ تمام قصور بکری پالنے والے انسان کا اپنا ہے نہ کہ بے زبان اور بے شعور بکری کا۔

حیوانات کے ماہر سائنس دان اس کی توجیہہ یوں کرتے ہیں کہ لوگوں کو بکریاں رکھنے اور ان کو پرورش کرنے کا صحیح اسلوب نہیں ہے۔ لوگ بکریوں کو اپنے کنٹرول اور نظروں سے باہر کیوں کھلا چھوڑتے ہیں۔ درخت یا پودے ٹنڈ منڈ محض اس لئے ہوجاتے ہیں کہ لوگ بکری کو ایسا کرنے کی خود اجازت دیتے ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ شجر کاری کو کامیاب کرنے کے لئے بکریوں پر سخت نظم وضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ درخت ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں درختوں کے بغیر زمین بے بہار ہوتی ہے اور بارشوں اور سیلابوں سے کٹاؤ شروع ہوجاتا ہے۔ درختوں کے بے بہا فوائد ہیں مگر یہاں بات بکری کی چل رہی ہے ان سب باتوں کا حل یہ ہے کہ بکری کو کنٹرول میں رکھا جائے ان کے لئے کچھ علاقے مخصوص کر کے ان کے گرد خاردار تار یا کانٹوں والی باڑ لگادی جائے جہاں سے یہ باہر کے علاقوں میں نہ جاسکیں۔

گوشت کی مہنگائی اور کم یابی سے کسے انکار ہے۔ دنیا کی آبادی تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔ اس آبادی کی خوراک میں گوشت کا کردار سب سے زیادہ ہے اور بکری کا گوشت انسانی صحت وتوانائی کا ضامن ہوتا ہے۔ بکریوں کی تعداد جوں جوں گھٹتی جارہی ہے گوشت مہنگا ہورہا ہے۔ حال ہی میں دوسرے ممالک مثلاً کینیڈا، مغربی جرمنی، بلجیئم وغیرہ کے ممالک نے اس طرف خصوصی دھیان دینا شروع کیا ہے۔ وہ بکریوں کے فارم بنارہے ہیں اور گوشت کا مسئلہ حل کررہے ہیں۔ ان کے بکریوں کے فارم ترقی کرتے جارہے ہیں اور لوگوں کو آسانی سے ارزاں گوشت دستیاب ہونے لگا ہے۔ سری لنکا، بنگلہ دیش اور بھارت میں بھی بکری فارموں کے پراجیکٹ سرکاری طور پر بن گئے ہیں۔ پاکستان میں

بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ محکمہ زراعت، محکمہ لائیو اسٹاک اور خود زمیندار بکریوں کے فارم قائم کریں اور ان فارموں کے لئے علاقے مخصوص کر دیئے جائیں۔ دریاؤں کے کنارے غیر زرعی علاقوں میں ایسے فارم آسانی سے کامیاب ہوسکیں گے۔(ماخوذ)

بکری نگاہِ نبوت میں: بکری کو یہ شرف حاصل ہے کہ بقول سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم:

مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ

یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس نے بکریوں کو چرایا اور ان کی رکھوالی فرمائی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وَاَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اور اے اللہ کے رسول کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا میں بھی اہل مکہ کے لئے قراریط پر بکریاں چراتا تھا۔(بخاری)[1]

''شاہنامہ اسلام'' میں ان الفاظ میں اس کی ترجمانی کی گئی ہے علیہ التحیۃ والثناء

وہ	سن	دس	سال	کا	دن	بکریوں	کی	گلہ	بانی	کے
لڑکپن	سادگی	کا	پیش	خیمے	نوجوانی	کے
یہ	گلہ	بانی	اقوام	کی	تمہید	تھی	گویا
سلف	کے	ہادیانِ	قوم	کی	تائید	تھی	گویا

(شاہنامہ اسلام، جلد۱، صفحہ۱۲۹)[2]

ازالہ وھم: بعض لوگ نادانستہ یا دانستہ لکھ دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں مزدوری پر چرائیں (معاذ اللہ) ان کی غلط فہمی لفظ قراریط سے ہوئی کہ وہ قیراط کی جمع ہے۔ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین ہے یاد رکھئے کہ قراریط مکہ معظّمہ میں ایک جگہ کا نام ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں مقامِ قراریط پر بکریاں چراتا تھا۔

بکریاں چرانا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل طور تو نہیں گاہے گاہے بکریاں چرانے کے واقعات بالخصوص بچپن میں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس دورانِ قیام ہیں۔ نعت خواں حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بکریاں چرانے کا بدیں الفاظ ذکر فرماتے ہیں۔

تو	خدا	سے	پوچھ	وہ	کون	تھے
تیری	بکریاں	جو	چرا	گئے

[1] (صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ، باب وعی الغنم علی قراریط، الجزء۳، الصفحہ۸۸، الحدیث ۲۲۶۲، دارطوق النجاۃ)

[2] (شاہنامہ اسلام (مکمل) از حفیظ جالندھری، باب چہارم، رضاعت سے بعثت تک کا بیان، جلد۱، صفحہ۱۰۲، الحمد پبلیکیشنز، لاہور)

انتباہ: یہ شاعرانہ جرأت ہے جو کہہ رہا ہے تو خدا سے پوچھ۔ کس کی کیا جرأت کہ وہ خدا سے پوچھے۔ شاعروں کو ایسی جرأت سے احتیاط کرنی چاہیے۔ اس کی تفصیل معجزات کے ابواب میں موجود ہے چند فقیر بیان بھی کرے گا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہ

بکریوں کے متعلق سابق انبیاء علیہم السلام کے ادوار میں جو واقعات گزرے ہیں وہ پیش ہیں۔

موسیٰ و شعیب علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام: حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریوں کا ذکر قرآن مجید میں اشارۃً مذکور ہے جنہیں شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں چَراتی تھیں۔ بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کام اپنے ذمہ لگایا جیسا کہ حدیث شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص فرمایا ہے کہ إِنَّ مُوسَى آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ [۳]

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت و پیٹ کے طعام کے لئے آٹھ سال تک اپنے آپ کو بکریاں چَرانے کے لئے مشغول فرمایا۔

قرآن پاک میں موسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ شعیب علیہ السلام کے قصہ میں بالتفصیل مذکور ہے۔

شعیب علیہ السلام کی بکریاں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے متعلق قرآن مجید پارہ ۲۰، القصص میں یوں ذکر ہے: وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ o فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ o (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۲۲)

ترجمہ: اور جب مدین کے پانی پر آیا وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں تو موسیٰ نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا عرض کی اے میرے رب میں اُس کھانے کو جو تو میرے لئے اُتارے محتاج ہوں۔

فائدہ: تَذُوْدٰن یعنی اپنے جانوروں کو روک رہی تھیں یہاں جانوروں سے مراد بکریاں ہیں۔ چنانچہ روح البیان میں ہے وہ دونوں اپنی بکریوں کو کنوئیں پر جانوروں سے روکتی تھیں۔

---

[۳] (ابن ماجہ، کتاب الاحکام، الباب اجارۃ الاجیر علی طعام بطنہ، الجزء ۲، الصفحہ ۸۱۷، الحدیث ۲۴۴۴، داراحیاء الکتب العربیۃ)

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی گزر اوقات بکریوں پر تھی۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس رکھا تو اُن کے ذمہ بھی بکریاں چَرانا تھی۔ چنانچہ قرآن مجید میں اسی واقعہ کے بعد ہے جب بچیوں نے والدگرامی کو موسیٰ علیہ السلام کا حال سنایا تو اُنہوں نے ان کو بلوایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰیهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ۟ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰیهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ○ (پارہ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۲۵)

ترجمہ: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ان میں ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بیشک بہتر نوکر وہ جو طاقت ور امانت دار ہو۔

فائدہ: خزائن العرفان میں ہے کہ بچیوں نے والد گرامی سے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس رکھنے کی اس لئے استدعا کی کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔

شعیب وموسیٰ علی نبینا وعلیھم السلام: علامہ اقبال نے فرمایا:

اگر کوئی شعیب آئے میسر	شبانی سے کلیمی دوقدم ہے

حضرت شعیب علیہ السلام نے بچیوں کی استدعا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس رکھنے کے لئے فرمایا۔

قرآن مجید میں ہے: قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○

(پارہ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۲۷)

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے کہ تم انشاء اللہ مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔

نکاح کے بعد کے احوال: مروی ہے کہ جب عقدِ نکاح کی رسم مکمل ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

سے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے گھر میں داخل ہوکر ایک عصا اُٹھا لیجئے اس لئے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں انبیاء علیہم السلام کے عصا مبارک تھے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہی عصا اُٹھایا جو آدم علیہ السلام بہشت سے لائے تھے۔انبیاء علیہم السلام کو وراثتہً ملتا رہا یہاں تک کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو وراثت میں ملا چونکہ وہ کپڑوں سے لپیٹا ہوا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہ اُٹھایا اسی خوف سے کہ شاید وہ اس کے لائق نہ ہوں لیکن جوں ہی آپ کوئی عصا اُٹھاتے تو آپ کے ہاتھ میں وہی عصا آجاتا یہاں تک کہ سات بار ایسے ہی ہوا۔اسی سے حضرت شعیب علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لائق ہے۔

معجزہ موسیٰ علیہ السلام: مروی ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام بکریاں چَرانے کے لئے گھر سے باہر نکلے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ عزیز جب آپ چوک میں پہنچیں تو دائیں جانب کے راستہ پر ہرگز نہ جانا اگرچہ وہاں گھاس بہت ہے لیکن وہاں اژدھا ہے جس سے مجھے آپ کی جان اور بکریوں کا خطرہ ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام جب چوک پر پہنچے تو بکریاں بھاگ کر دائیں جانب کو چلی گئیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روکنے کی کوشش کی لیکن نہ روک سکے آپ بھی اُن کے پیچھے ہولئے۔لیکن وہاں تو بکریوں کے لئے بہتر گھاس تھی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ ہوگئے تو اژدھا نکل آیا عصا نے اس کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اسے ماردیا اور خون آلود ہوکر واپس موسیٰ علیہ السلام کے کنارے پر گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اُٹھے دیکھا کہ عصا خون آلود ہے اور اژدھا مرا پڑا ہے۔اس سے خوش ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں واپس لوٹے اور تمام ماجرا سنایا۔اس سے شعیب علیہ السلام کو مزید یقین ہوا کہ واقعی موسیٰ علیہ السلام اور عصا کی شان ارفع واعلیٰ ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس سال جتنی بکریوں کے بچے پیدا ہوں گے وہ سب تمہارے۔اسی معاہدہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خواب میں حکم فرمایا کہ اپنا عصا اس میں ماریں جہاں سے بکریاں پانی پیتی ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسے ہی کیا تو وہاں سے بکریوں نے پانی پیا۔اسی سال تمام بکریوں نے اسی طرح بچے جنے جیسے شعیب علیہ السلام نے شرط لگائی تھی اس سے شعیب علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے آپ نے وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دے دیئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بکریوں کی چرواھی کا انداز:

قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جَلَّ جَلَالُہٗ

وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ۝ (پارہ ۱۶،سورہ طٰہٰ،آیت ۱۷)

ترجمہ: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ٥ (پارہ۱۶،سورہ طٰہٰ،آیت ۱۸)

ترجمہ: عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگا تا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ڈنڈا کے عجائبات فقیر کے رسالہ عصائے انبیاء علیہ السلام میں ملاحظہ فرمائیے۔

انبیاء علیھم السلام کا بکریوں سے پیار: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب شعیب علیہ السلام سے فارغ ہوکر گھر جانے لگے تو شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کے لئے بکریاں بھی ساتھ بھیج دیں۔ چنانچہ روح البیان میں ہے: ’’مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دس سال پورے کر لئے اور ان دس سالوں میں آپ نے بکریاں چرائیں پھر آپ کو وطن کی محبت نے ستایا‘‘۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی جوانی لوٹ آئی: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب وطن جانے کی تیاری کی تو حضرت شعیب علیہ السلام رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا آپ وطن جارہے ہیں لیکن میرا حال یہ ہے کہ کمزوری حد سے بڑھ گئی ہے اور بڑھاپا سر چڑھ گیا ہے (بہتر تھا آپ نہ جاتے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ مجھے گھر سے آئے طویل عرصہ ہوگیا ہے۔ میری ماں میری بہن بھائی ہارون سخت غمگین ہوں گے اور میری ایک بہن فرعون کے قبضہ میں تھی اس لئے بھی مجھے ہر وقت پریشانی رہتی ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام اُٹھے اور کھڑے کھڑے دعا مانگی۔ آپ کی دعا کے الفاظ یہ ہیں: یارب بحرمة [۴] ابراھیم الخلیل واسماعیل الصفی واسحاق الذبیح ویعقوب الکظیم ویوسف الصدیق [۵]

یعنی اے اللہ! ابراہیم و اسماعیل و یعقوب و یوسف علیہم السلام کے طفیل میری قوت اور میری بصارت (بینائی) واپس لوٹا دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام (آمین) کہتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوت لوٹا دی اور آپ کی بینائی بھی بحال ہوئی اس کے بعد اپنی صاحبزادی حضرت صفوراء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[۴] یہی الفاظ قدیم سے اہل حق استعمال کرتے چلے آئے ہیں لیکن وہابیہ کی بدبختی کہ وہ اس طرح کے الفاظ دعا میں کہنے کو ناجائز کہتے ہیں بلکہ بعض تو اسے کفر کے دائرہ میں شامل کرتے ہیں۔ اُویسی غفرلہٗ

[۵] (تفسیر روح البیان، سورۃ القصص، آیت ۲۹، جلد ۶، صفحہ ۴۰۰، دارالفکر- بیروت)

وَسَارَ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر مدین سے مصر کو روانہ ہوئے۔ بِأَهْلِهِ (اپنی اہلیہ یعنی بی بی صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ساتھ اُس وقت ایک بچہ بھی پیدا ہو چکا تھا جو کہ روانگی کے وقت ساتھ تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وطن کو روانگی: کشف الاسرار میں ہے کہ ظہر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے۔ جب رات ہوئی تو جنگل میں پہنچے رات اندھیری تھی۔ ایک وادی کے کنارے خیمہ لگایا اور اہلیہ کو اس میں بٹھایا لیکن جوں ہی رات ہوئی تو موسلا دھار بارش و باراں سے تر بتر ہوگئیں وہی بکریاں جو حضرت شعیب علیہ السلام نے ساتھ بھیجی تھیں اور اُنہوں نے بھی انھیں ساتھ لے لیا اور اُس وقت بی بی صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ تھیں۔ بی بی صاحبہ کو دردزہ شروع ہوگیا۔ دیا سلائی جلائی لیکن پانی پڑنے کی وجہ سے دیا سلائی سے آگ ہاتھ نہ لگی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سخت غم لاحق ہوا۔

اُسی وقت آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا طور کی جہت کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ محسوس کی۔ الطور ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے اور النار وہ شعلہ جو آگ سے محسوس ہوتا ہے اور حرارتِ خالصہ کو بھی نار کہا جاتا ہے اور جہنم کو بھی نار کہتے ہیں۔ [۶]

فائدہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی نار دیکھی جو انوار پر دلالت کرتی تھی اس لئے کہ اُنہوں نے نور کو نار کے رنگ میں دیکھا وہ اس لئے کہ ان کا مقصد ہی نار تھا تو ان کے گمان کے مطابق ہی نار کے رنگ میں نور نظر آیا اور یہ قاعدہ ہے کہ انسان اپنے تخیلات کو اشیاء معہودہ مانوسہ میں دیکھتا ہے اور آگ بھی انسان کی مانوسہ اشیاء میں داخل ہے۔ بالخصوص سردیوں میں اس کے ساتھ بہت زیادہ انس ہوتا ہے اور وہ موسم بھی سرمائی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے نار کے لباس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نار کے لباس میں نور کے ساتھ ملتجی ہوا اور اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے جیسے جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں محبوب انسان یعنی دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں حاضر ہوتے تھے اور اکثر اُن کی حاضری اسی صورت میں ہوتی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لِأَهْلِهِ امْكُثُوا اپنے اہل کو فرمایا یہاں پر ٹھہرو۔ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي میں نے آگ کو محسوس کیا ہے شاید کہ آتِيكُمْ میں لاؤں تمہارے لئے مِنْهَا آگ سے بِخَبَرٍ آگ کے قریب بیٹھنے والے لوگوں سے میں مصر کی طرف راستہ کی کوئی خبر لاؤں وہ اس لئے کہ رات اندھیری اور جنگل کی وجہ سے راستہ بھول گئے تھے

[۶] (تفسیر روح البیان، سورۃ القصص، آیت ۲۹، جلد ۶، صفحہ ۴۰۰، دارالفکر- بیروت)

أَوْ جَذْوَةٍ جدوہ سخت لکڑی کو کہا جاتا ہے اس پر چنگاری ہو یا نہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ ۷

مزید بحثیں فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان میں ملاحظہ ہوں۔

المعجزات اور باادب بکریاں: حضور پاک ﷺ کے زمانہ اقدس میں جن خوش نصیب بکریوں نے زیارت کا شرف پایا اور معجزہ کے طور ان کے جو واقعات رونما ہوئے چند ایک کا فقیر یہاں ذکر کرتا ہے۔

بکری کا عشق رسول ﷺ: (۱) حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ میری گود میں تھے بکریاں سامنے چَر رہی تھیں۔ ایک بکری نے آکر نبی پاک ﷺ کو سجدہ کیا اور آپ ﷺ کا سر مبارک چوم کر بکریوں میں جا ملی۔ (سیرت حلبیہ) ۸

(۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ باغ میں گئے حضرت ابوبکر وعمر ساتھ تھے۔ باغ میں بکریوں نے سجدہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی سجدہ کی ہمیں بھی اجازت مرحمت فرمائیں ہم بکریوں سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں کسی کو لائق نہیں کہ کسی کو سجدہ کرے اگر یہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (سیرت حلبیہ) ۹

فائدہ: بکریوں کا عشق مصطفیٰ ﷺ قابل ستائش ہے کہ حضور ﷺ کو دیکھتے ہی قدموں پر سر رکھ دیا۔ دراصل یہی سچا عشق ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر کسی کو نصیب نہ ہوا اسی لئے اُنہوں نے بھی سر سجدہ میں رکھ دینے کی آرزو کر دی لیکن چونکہ غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے اس لئے آپ ﷺ نے روک دیا اور ساتھ ہی عورت کو انتباہ فرمایا کہ وہ شوہر کی اتنی فرمانبرداری کرے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد بااتباع رسول ﷺ صرف اسی کو اپنے سر کا تاج سمجھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرورِ کونین ﷺ کی رضاعت کی سعادت نصیب ہوئی ان سے ان بکریوں کی داستانیں مشہور ہیں۔

(۱) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب سرورِ کونین ﷺ کو رضاعت کے لئے واپس طائف لے جارہی تھیں تو کیا دیکھا خود فرماتی ہیں راہ میں بکریاں چَرتی تھیں مجھ سے بولیں تو ان کو جانتی ہے یہ مالک زمین وآسمان کے پیغمبر اور اولادِ آدم کے

---

۷ (تفسیر روح البیان، سورۃ القصص، آیت ۲۹، جلد ٦، صفحہ ٤٠١، دارالفکر- بیروت)

۸ (السيرة الحلبية، باب ذكر رضاعه صلى الله عليه وسلم وما اتصل به، الجزء ١، الصفحة ١٣٣، دارالكتب العلمية- بيروت)

۹ (السيرة الحلبية، باب ذكر رضاعه صلى الله عليه وسلم وما اتصل به، الجزء ١، الصفحة ١٣٣، دارالكتب العلمية- بيروت)

سرور اور سب جن وانس سے بہتر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) ایک پیر مرد نظر آیا جس نے حضور کو دیکھ کر کہا یہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۳) وادی سدرہ میں حبشہ کے کئی عالم ملے آپ کو دیکھتے ہی بولے یہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) وادی ہوازن سے ایک پیر مرد نظر آیا حضور کو دیکھا اور کہا یہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انھیں پیدا ہونے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی۔

(۵) حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں جب میں اپنے مکان پر پہنچی حضور کا مقدس ہاتھ اپنی سات بکریوں کو لگا دیا اس قدر دودھ دینے لگیں کہ ایک دن کا دودھ چالیس دن کے لئے کافی ہوتا اور تھوڑے ہی عرصے میں میرے یہاں بجائے سات بکریوں سے سات سو بکریاں ہوگئیں۔

(۶) جب قوم نے یہ برکت دیکھی سب نے جمع ہو کر کہا کہ اے حلیمہ ہم کو بھی برکاتِ محمدیہ سے بھیک ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک دھو کر پانی قوم کو دے دیا گیا اُنہوں نے اپنی اپنی بکریوں کو پلایا سب حامل وشیر دار ہوگئیں اور قوم اُن کے دودھ سے آسودہ اور مالدار ہوگئی۔

(۷) ایک روز غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجھے اس فرزند ارجمند کے ساتھ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۸) حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو دعا مانگی وہ قبول ہوئی۔

(۹) آپ نے کبھی بول و براز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ دھویا کہ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ فرماتے۔

(۱۰) جب آقائے نامدار حبیب پروردگار کی عمر شریف نو مہینے کی ہوئی فصاحت سے کلام فرماتے، لڑکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیلنے کے لئے بلاتے فرماتے مجھے کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔

(۱۱) جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح چلنے لگے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میرے بھائی دن کو کہاں جاتے ہیں عرض کیا بکریاں چَراتے ہیں فرمایا میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں گا ہر چند عذر کیا قبول نہ ہوا۔

نکتہ: پروردگار نے بکریاں چَرانے کی رغبت اُس جناب کے دل میں پیدا کی یہ کام سیاست وشفقت بر ضعفائے اُمت رکھتا ہے اور انکساری وتواضع سکھاتا ہے۔

(۱۲) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن میرے بیٹے نے کہا اے میری ماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہے جس جنگل میں جاتے ہیں ہرا ہو جاتا ہے۔

(۱۳) دھوپ میں ابر سر مبارک پر سایہ کئے ہوئے ساتھ ساتھ جاتا ہے، جنگل کے جانور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومتے ہیں۔

میں نے کہا اے فرزندا اپنے بھائی کا حال کسی سے نہ کہنا۔

(۱۴) جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک سیاہ نقطہ خون آلودہ نکال کر پھینک دیا اور کہا حبیب اللہ ھذا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْكَ

یعنی یہ شیطان کا نصیب ہے (اے اللہ کے حبیب)۔

اے پیارے تم خوف نہ کرو تم اُن خوبیوں سے جو حق تعالیٰ نے تمہارے لئے رکھی ہیں واقف ہو جاؤ تا کہ آنکھیں تمہاری کھل جائیں۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ حال سن کر ڈریں اور مکے کا قصد کیا۔ رات کو غیب سے آواز آئی کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے۔ [۹]

اُم معبد کی بکری: ان کا قصہ مشہور ہے واقعہ یوں ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ مقامِ قدید میں سہ شنبہ کو دو پہر کے وقت اُم معبد عاتکہ بنت خالد خزاعیہ کے ہاں گزر ہوا۔ اُم معبد کی قوم قحط زدہ تھی وہ اپنے خیمہ کے صحن میں بیٹھا کرتی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی۔ حضور ﷺ نے اُس سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کا قصد کیا مگر اُس کے پاس ان میں سے کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضور ﷺ نے اُس کے خیمہ کی ایک جانب ایک بکری دیکھی پوچھا یہ بکری کیسی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ لاغری و کمزوری کے سبب سے بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔ پھر پوچھا کیا دودھ دیتی ہے؟ اُس نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو مجھے اجازت دیتی کہ اس سے دودھ لوں۔ اُس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! اگر آپ ﷺ اس کے نیچے دودھ دیکھتے ہیں تو دودھ لیں۔ آپ ﷺ نے اُس کے تھن پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور بسم اللہ پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ بکری نے آپ ﷺ کے لئے دونوں ٹانگیں چوڑی کر دیں، دودھ اُتار لیا اور جگالی کی۔ آپ ﷺ نے برتن طلب کیا جو جماعت کو سیراب کر دے پس آپ ﷺ نے اُس میں خوب دودھ دوہا یہاں تک کہ اُس پر جھاگ آ گئی۔ پھر اُم معبد کو پلایا یہاں تک کہ سیر ہو گئی سب کے بعد آپ ﷺ نے پیا۔ بعد ازاں دوسری بار دوہا یہاں تک کو برتن بھر دیا اور اُس کو (بطور نشان) اُم معبد کے پاس چھوڑا اور اس کو اسلام میں بیعت کیا۔ پھر سب وہاں سے چل دیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُم معبد کا خاوند گھر آیا۔ اُس نے دودھ جو دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ حالانکہ گھر میں تو کوئی ایسی بکری نہیں جو دودھ کا ایک قطرہ بھی دے۔ اُم معبد نے جواب دیا کہ ایک مبارک شخص آیا تھا کہ جس کا حلیہ شریف ایسا ایسا تھا۔ وہ بولا وہی تو قریش کے سردار

---

[۹] (یہ تمام باتیں السیرۃ الحلبیۃ و دیگر سیرت کی کتب میں تفصیلاً موجود ہیں۔)

ہیں جن کا چرچا ہورہا ہے۔میں نے قصد کرلیا کہ ان کی صحبت میں رہوں۔ [10]

عبداللّٰہ بن مسعود نے بچپن میں معجزہ دیکھا: حضرت عبداللہ بن مسعود بچپن میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چَرایا کرتے تھے۔ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور کہا تھوڑا سا دودھ ہمیں پلا دو۔عرض کی دودھ تو ہے مگر میں امانت میں خیانت نہیں کرتا۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی بکری لے آؤ جو دودھ نہ دیتی ہو بلکہ اس نے آج تک بچہ نہ جنا ہو۔ابن مسعود ایک چھوٹی بکری لے آئے جس نے ابھی تک بچہ نہ جنا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اللہ سے دعا کی۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑا پیالہ لے آئے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا پیو۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں سے کہا سمٹ جاؤ وہ جیسے تھے ویسے ہوگئے۔(بیہقی) [11]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا یہ معجزہ بھی سبب بنا۔

میمنہ بکری کا بچہ: سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں بکری کا ایک بچہ تھا۔جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما ہوتے تو وہ نہ اچھلتا نہ کودتا اور نہ ہی حرکت کرتا بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے ٹھہرا رہتا تھا۔

فائدہ: جانور کا اپنی فطرت کے خلاف ٹھہرا رہنا اور کوئی حرکت نہ کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

بکری کے گوشت میں برکت: امام بیہقی نے خالد بن عبدالعزیٰ سے روایت کی کہ اُنہوں نے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کی اور خالد کا کنبہ کثیر تھا کہ جب بھی بکری حلال کرتے تو ان کے کنبہ کو کفایت نہ کرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی انہیں نہ پہونچتی۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری میں سے کچھ تناول فرمایا اور خالد کے ڈول میں ڈال دیا اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔خالد نے آکر ڈول کا گوشت کنبہ کے سامنے نکالا سب نے سیر ہوکر کھایا لیکن پھر بھی بچا رہا۔

---

[10] (دلائل النبوة للبیهقی،باب حدیث أُم معبد فی صفة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم،الجزء١، الصفحة ٢٧٨ الی ٢٧٩، دارالکتب العلمیة)

[11] ہم نے یہاں الطبقات الکبری کا حوالہ دیا ہے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد،باب ومن حلفاء بنی زهرة بن کلاب الخ، عبد اللّٰه بن مسعود، الجزء٣، الصفحة ١١١، دارالکتب العلمیة- بیروت)

غیبی بکری: ایک سفر میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے ایسی جگہ قیام فرمایا جہاں پانی نہیں تھا آپ ﷺ کے ساتھ تین سو صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے اُنہیں پیاس لگی تو اچانک ایک بکری آئی اس کے تھن دودھ سے پُر تھے آپ ﷺ نے اسے دوہا اور سب کو پلایا یہاں تک تمام سیراب ہو گئے پھر اسے ایک صحابی نے باندھا مگر وہ غائب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بھیجی تھی اسے وہی لے گیا۔

اُنگلی کے نشان والی بکری: عبدالقیس کی قوم کی ایک بکری کے کان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے انگوٹھے مبارک اور ساتھ والی انگلی مبارک سے پکڑا تو اس کے کان پر رسول اللہ ﷺ کی دونوں انگلیوں کے نشان پڑ گئے جو اس کی زندگی تک ہمیشہ رہے یہاں تک کہ اس کے بعد یہ نشان اس کی نسل میں بھی دیکھا گیا۔

بکریاں گھر پہونچ گئیں: امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا کہ جب حضور ﷺ کی تبلیغ جاری تھی تو ایک شخص آ کر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اب بکریوں کا کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اُن کے منہ پر کنکریاں مار دے۔ اللہ تعالیٰ تیری امانت ادا کریگا یعنی اُن بکریوں کو ان کے گھروں میں پہونچا دے گا۔ اس شخص نے ویسے ہی کیا تو وہ بکریاں اپنے گھروں میں پہونچ گئیں۔

انگریز کی اسلام دشمنی: انگریز (عیسائی) اور یہودی اسلام کے بہت بڑے دشمن ہیں ان کی ہر سوچ اسلام کے خلاف ہوتی ہے اور وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ اسلام کی ہر نشانی عالم دنیا سے مٹ جائے۔ اس کے بیشمار شواہد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔

انگریزی بکری سے گھن کرتے ہیں اس کا رکھنا تہذیب و فیشن کے خلاف سمجھتے ہیں اور بکری کے بجائے کتوں کو پالتے اور ان سے پیار کرتے ہیں وَلَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حالانکہ کتا ایک نجس و پلید اور محروم البرکت جانور ہے اور اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا مشہور ارشاد ہے کہ لَا تَدۡخُلُ الۡمَلَائِکَۃُ بَیۡتًا فِیۡہِ کَلۡبٌ وَلَا تَصَاوِیۡرُ [۱۲]

یعنی جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

بکری اور کتا: یہاں پر اس امر کا انکشاف مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگریز چونکہ ایک ''سگ پرست'' قوم ہے۔ اس لئے انگریزی قانون و ذہنیت کے مطابق بسوں اور گاڑیوں میں کتا لے جانا قانون کے مطابق ہے اور اس کا کرایہ معاف ہے لیکن بکری چونکہ مسلمانوں کا پیارا اور بابرکت جانور ہے اس لئے انگریز کی اسلام دشمنی کے باعث بکری کا بسوں اور گاڑیوں میں سوار کرنا خلافِ قانون ہے اور اس کا باقاعدہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

---

[۱۲] (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب التصاویر، الجزء۷، الصفحہ۱۶۷، الحدیث ۵۹۴۹، دار طوق النجاۃ)

حکومتِ پاکستان: دورِ حاضرہ میں اکثر حکومتیں انگریز کے رحم وکرم پر چل رہی ہیں اور پاکستان کے اکثر سربراہ تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انگریزوں کے غلام بے دام ہیں یہاں پاکستان میں بھی ایک دور میں بکریوں کی نسل کشی کے آرڈر جاری ہوئے۔

آرڈیننس(Ordinance): واربرٹن (پنجاب کا ایک ٹاؤن جو شیخوپورہ کے قریب ہے۔) کے نواحی علاقوں سے آمد اطلاعات کے مطابق اور باا ثر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت کے آرڈیننس کے تحت بکریوں کے خاتمہ کی مہم پورے ضلع میں زور شور سے جاری ہے اور ہزاروں کی تعداد میں بکریاں، بکرے اور پٹھورے نہایت سستے داموں فروخت ہورہے ہیں ۔اس وقت بازار میں بھی گوشت کے نرخوں میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ چار روپے سیر فروخت ہونے والا گوشت مارکیٹ میں دو روپے سیر دستیاب ہورہا ہے ۔ایک اطلاع کے مطابق جن غریب بیواؤں، یتیموں اور بیکس چرواہوں کی بکریاں جبراً چھین کر فروخت کردی گئی ہیں ان کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ ان لوگوں کا ذریعہ معاش ہی بکریاں تھیں جن کا دودھ فروخت کرکے وہ اپنے خاندان کی گزراوقات کرتے تھے۔گذشتہ روز علاقہ کے گڈریوں کے ایک وفد نے کوہستان کے نمائندے سے ملاقات کی اور ایک قرارداد پیش کی جس میں اُنہوں نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ بکریوں کے خاتمہ کے لئے نہایت سختی سے کام لیا جارہا ہے اور بغیر نوٹس غریب چرواہوں کی بکریاں حاصل کی جاتی ہیں اور انہیں آدھے پونے داموں میں فروخت کردیا جاتا ہے۔گڈریا یونین کے ان اراکین نے نمائندہ کو بتایا کہ بکریاں پالنا سنت نبوی ﷺ ہے۔اس لئے حکومت کو ان کی نسل کشی کا کوئی حق نہیں۔اُنہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ حکومت اگر ان کو ضروری ختم کرنا چاہتی ہے تو مالکان کو کچھ عرصہ پہلے نوٹس دے تاکہ وہ مقررہ مدت کے اندر قصابوں کو بکریاں فروخت کریں یا اُن علاقوں میں لے جائیں جہاں بکریاں پالنے کی اجازت ہو۔

(کوہستان 1966-18-28)

ذریعہ معاش: ایک قانون کے ذریعہ حکومت نے بعض علاقوں میں بکریاں پالنا اور رکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت حال یہ ہے کہ وطن عزیز میں بکری کے گوشت کو جو پذیرائی حاصل ہے۔اس کے پیش نظر قانون میں اس امر کی گنجائش بہرطور موجود رہنی چاہیے اور اس ضمن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ متعدد علاقوں میں دیہی عوام کا ذریعہ معاش بکریاں پالنا ہے ان کا روزگار ختم ہوکر رہ گیا ہے ۔اربابِ حکومت سے دردمندانہ التماس ہے کہ بکریوں کی نسل کشی کو یکسر ختم نہ کیا جائے بلکہ جن لوگوں کی ان سے معاش وابستہ ہے انہیں بہرطور تحفظ دیا جائے۔

(نوائے وقت 1966-18-28)

تبصرہ اُویسی: یہ آرڈر حکومتی شرارت اگرچہ نہ ہو لیکن پھر بھی یہ تو واضح ہوا کہ جس انگریز نواز یا انگریز پرست

نے یہ آرڈر جاری کیا اس کا مطمح نظر انگریز کو خوش کرنا ہوگا ورنہ اسلام تو ایسی حرکت کا روادار نہیں۔

﴿بکریوں کی حکایات﴾

(۱) بکری نے جان بچائی: اخبار میں ہے کہ فردوس ابھی چھوٹی ہی تھی کہ اسے بکریاں پالنے کا شوق ہوا۔ایک دن وہ اپنے ابا جان سے کہنے لگی ابا جان میں ایک چھوٹی سی بکری لینا چاہتی ہوں ۔ ابا جان نے جواب دیا فردوس بیٹی! فکر مت کرو میں کل تمہارے لئے ایک ننھی منی سی بکری لیتا آؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن فردوس کے ابا ایک بہت خوبصورت بکری لے آئے جس کا رنگ مٹیالہ اور سفید تھا، اس کا ننھا منا سا چہرہ، چھوٹی چھوٹی خوبصورت آنکھیں، دو لمبے لمبے سینگ، پتلی پتلی سی ٹانگیں اور درمیانہ قد، غرض یہ کہ وہ ہر طرح سے بڑی پیاری لگتی تھی ۔فردوس ہر روز اسے دانہ اور گھاس کھلاتی ۔ جب بکری سیر ہو جاتی تو فردوس کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیتی ۔کبھی اسے پیار بھری نگاہوں سے دیکھتی ،کبھی اپنے چہرے کو اس کے دامن میں چھپا لیتی اور جس وقت فردوس کہیں جانے لگتی تو اس کی نظریں دور تک اس کا تعاقب کرتیں ۔جوں جوں وقت گزرتا گیا فردوس اور بکری کی محبت آپس میں بڑھتی گئی ۔یہاں تک کہ وہ وقت بھی آگیا جب فردوس کے والدین کو اس کی شادی کی فکر ہوئی کیونکہ وہ جوان ہو چکی تھی ۔اُنہوں نے جلدی جلدی منگنی کر کے فردوس کی شادی کا دن مقرر کر دیا۔جس دن فردوس کی شادی تھی اس دن بکری افسردہ چہرہ بنائے ایک کونے میں اُداس کھڑی تھی ۔آخر جب بارات روانہ ہونے لگی تو بیچاری بکری تڑپ رہی تھی وہ رسی توڑ کر بارات کے ساتھ ہوگئی ۔ جب بارات منزلِ مقصود پر پہنچی تو تمام آئے رشتہ دار تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد چلے گئے بکری فردوس کے ساتھ اندر گھر میں چلی گئی ۔ جوں ہی فردوس نے بکری پر نگاہ ڈالی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اس کو گزرا ہوا زمانہ یاد آیا۔

فردوس کو بکری سے اور بھی زیادہ محبت ہوگئی وقت اسی طرح گزرتا رہا۔ فردوس کا خاوند جب بھی گھر میں آتا تو کہتا کہ تم ہر وقت اس سے پیار کرتی رہتی ہو میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔حتی کہ آہستہ آہستہ اس کے شوہر کو بکری سے اس قدر نفرت ہوگئی کہ ایک دن اس نے بکری کو فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا اس کی بیوی اب تو بہت گھبرائی ۔اس کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا کہ کیا کرے؟ آخر رو دھو کر چپ ہو رہی۔

دوسرے دن اس کا شوہر بکری کو فروخت کرنے کے لئے ساتھ لے گیا۔خدا کی قدرت کا نظارہ دیکھئے کہ پہلے دن بکری کا کوئی خریدار نہ ملا اور بکری میں میں کرتی ہوئی شام کو میاں کے ساتھ گھر آگئی ۔بکری کو دیکھ کر بیوی کے مردہ چہرے پر پھر سے بہار آگئی لیکن یہ بہار چند دن میں پھر خزاں میں تبدیل ہوگئی ۔ جب اسے خاوند سے پتہ چلا کہ آج بکری کا کوئی خریدار نہیں ملا اس لئے کل پھر بکری کو فروخت کرنے کے لئے لے جائے گا ۔اسی رات ایک عجیب واقعہ رونما ہوا میاں بیوی صحن میں سوئے ہوئے تھے کہ اچانک بکری کی میں میں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا اور دونوں میاں بیوی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے تھے ۔ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بکری رسہ تڑوا کر بھاگ جانا چاہتی ہو۔دفعتاً ''شوں'' کی زوردار آواز نے انہیں چونکا دیا

میاں نے فوراً اُٹھ کر دیکھا تو ایک کالا ناگ اس کی چارپائی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میاں تمام معاملہ سمجھ گیا فوراً لاٹھی لی اور سانپ کو مار کر ڈھیر کر دیا۔ سانپ کے مرتے ہی بکری نہایت اطمینان سے کھڑی ان کی طرف دیکھنے لگی۔ میاں نے بھاگ کر اس کو چھاتی سے لگا لیا اور گلو گیر آواز سے بولے اگر آج میں نے تمہیں بیچ دیا ہوتا تو یہ کالا ناگ مجھے ضرور نقصان پہنچاتا۔ میری پیاری بکری! مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہوئی۔ تم اب ہمارے پاس ہی رہو گئی۔

(روزنامہ کوہستان 11-9-1966)

فائدہ: بکری کی دانائی کے علاوہ اس کی وفاداری کی بھی دلیل ہے۔ انگریز کتے کی وفاداری کے گیت گاتے ہیں۔ کتے کی وفاداری بجا لیکن بکری بھی وفاداری میں کتے سے کچھ کم نہیں۔ انگریز کتے کو ترجیح دیتے ہیں اور اُسے بکری سے نفرت اس لئے ہے کہ اُسے اسلام کے ساتھ دشمنی ہے کہ جس شے سے اسلام کو محبت ہوگی وہ اُس سے نفرت کرے گا اور جس چیز سے اسلام کو نفرت ہوگی وہ اُس سے محبت کرے گا۔

سیانی بکری: حامد آباد ضلع رحیم یار خان میں فقیر نے اسی گاؤں میں مدرسہ (منبع الفیوض) ایک عرصہ تک جاری رکھا۔ علماء و فضلاء اور حفاظ زیر تعلیم تھے۔ ہمارے ہاں ایک بکری تھی جب اسے پیاس لگتی تو وضو کے سقایہ کی ٹونٹی خود منہ سے کھول کر پانی پی لیتی اور اسے وہ خود بند کر دیتی۔ طلبہ دیکھ کر کہتے یہ بکری منطق پڑھی ہوئی ہے۔

اُویسی بکری: تذکرۃ الاولیاء میں بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رات دن کے فاقہ سے تھے راستہ میں ایک دینار پڑا ہوا دیکھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر کسی کا گر گیا ہوگا نہ اُٹھایا اور وہیں چھوڑ کر چلے آئے اور جنگل کی گھاس پات کھانے لگے کہ اتنے میں ایک بکری کو دیکھا کہ اپنے منہ میں ایک گرم روٹی لے کر آئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کر کے نہ معلوم کس کی روٹی اُٹھا لائی ہے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ بکری نے زبانِ حال سے گویا ہو کر عرض کیا کہ میں بھی اسی کی مخلوق ہوں جس کے تم ہو تو پھر خدا کی بندی سے خدا کی دی ہوئی چیز کیوں نہیں لیتے۔ حضرت اُویس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بکری کا یہ کلام سنا تو روٹی لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا روٹی خود بخود میرے ہاتھ میں آ گئی اور بکری غائب ہوگئی۔

فائدہ: وہ کوئی غیبی فرشتہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے مقرر فرمایا ہوگا اور ایسا بار بار ہوتا تھا چنانچہ ملاحظہ ہو

حضرت اُویس رضی اللہ عنہ نے تین رات دن تک کچھ نہ کھایا تھا اور راستہ میں ایک پیاز کی ڈلی پڑی ہوئی پائی اُس

کوا اُٹھا کر کھانا چاہتے تھے کہ یہ خیال آیا کہ یہ حرام نہ ہو اور پھینک دی۔ پھر آسمان کی طرف جو نظر کی تو ایک پرندہ کو ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھا کہ ایک روٹی کی ٹکیہ چونچ میں دبائے ہوئے ہے اور پکارتا ہوا آرہا ہے کہ اے اُویس! چونکہ تو نے حرام پیاز کو پھینک دیا اس لئے یہ خدا کی بھیجی ہوئی روٹی کھا اور آرام کر۔

بخشندہ تو جمال روزی کندت	مہجور شوی وصال روزی کندت
از ترسِ خدا اگر کنی ترك حرام	روزی دہ تو حلال روزی کندت

یعنی تو جمال روزی بخشنے والا ہے۔ ہجرت ہو جائے موت ہو جائے روزی ملے گی۔ اگر تو حرام چھوڑ دے تو خدا تیرے اُوپر رحم کرے گا۔ روزی دے تو حلال روزی دینا۔

مزید کرامات فقیر کی تصنیف ''ذکرِ اُویس'' میں پڑھیئے۔

﴿بکری کا دودھ طبی نقطہ نظر سے﴾

از حکیم آفتاب احمد قریشی ایم اے لاہور

لاہور کی ایک دلنواز شخصیت مالیخولیا (MELANCHOLIA) (دماغی جنون، خامخواہ کا ڈرنا اور پریشان رہنا) کے مرض کا شکار ہوئی۔ کئی علاج کئے مگر شفاء نہ ہوئی مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ مریض کے لواحقین بے حد پریشان ہوئے۔ ایک فاضل طبیب کی طرف رجوع کیا۔ طبیب نے محض بکری کا دودھ اور شربت عناب تجویز کیا۔ مریض کے لواحقین کو یہ نسخہ پسند نہ آیا۔ مگر طبیب کے اصرار پر مریض کو چالیس روز تک استعمال کرایا۔ یہ بات تعجب انگیز مسرت کا باعث تھی کہ مریض شفاء یاب ہو چکا تھا بکری کا دودھ نہ صرف مالیخولیا کا شرطیہ علاج ہے بلکہ دیگر امراض میں بھی مفید و مؤثر ہے۔ بکری کا دودھ غذائی اجزا کے اعتبار سے تو گائے کے دودھ کے برابر ہے مگر اسے گائے کی دودھ پر یہ برتری حاصل کہ بکری کا دودھ غذا بھی ہے اور یہ بڑی فائدہ مند اور اکسیر بھی ہے اس کی شفائی تاثیرات سے طبی کرشمے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بکری میں تریاقی کیفیت پیدا کی ہے کہ آک اور تھوہڑ جیسے زہریلے پودوں کو بلا تکلف کھا جاتی ہے۔ یہی تریاقی کیفیت والا بکری کا دودھ انسانی جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔

اس دور میں تیزابیت (ACIDITY) کا مرض بڑا عام ہے تیزابیت کا علاج بڑا مشکل ہے۔ بکری کا دودھ تیزابیت کا بڑا شافی علاج ہے۔ صبح و شام ایک پاؤ بکری کے دودھ میں کھارا سوڈا ایک بوتل ملا کر پیئیں اسی طرح نیند نہ آنا بڑا خطرناک مرض ہے۔ یہ مرض مغرب کی حسین ترین اور دلکش تہذیب کا تحفہ ہے۔ یورپ میں ہر شخص سونے کے لئے دوا

کے استعمال کامحتاج ہے اب یہ مرض پاکستان میں بھی عام ہورہا ہے۔اس مرض میں بکری کا دودھ بڑا مفید ثابت ہوا ہے بکری کے دودھ کا ایک عجیب فائدہ یہ ہے کہ یہ بدن کوفربہ نہیں کرتا۔اس طرح جوحضرات دودھ بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں اورموٹا ہونے سے بھی بچنا چاہتے ہیں بکری کا دودھ استعمال کرسکتے ہیں۔

دل اور معدہ: بکری کا دودھ دل کے امراض میں بے حد فائدہ مند ہے۔دل کے علاوہ ہائی بلڈ پریشر، فالج اور جگر کے امراض میں بھی فائدہ کرتا ہے۔رگوں کی سختی بڑا خطرناک مرض ہے اس مرض میں طبعی لچک انسانی زندگی میں بڑا اہم کردارادا کرتی ہے۔خون کے زیادہ ہونے یا روانی کی صورت میں رگیں پھیل کرغیر معمولی دباؤ کو برداشت کرلیتی ہیں اوراس طرح شاک ابزورکا کام دیتی ہیں۔لچک کم ہونے کی صورت میں رگ پھٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے یا دل پر زیادہ دباؤ پڑنے کی صورت میں دل کی ساخت میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ جدید سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجوداس مرض کے علاج میں ناکام ہے۔جدید علاج سے خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہےاوراس طرح تناؤ میں عارضی کمی ہوجاتی ہے مگررگوں کی سختی کوروکنے اور لچک کودوبارہ لانے میں ناکام ہے۔

رگوں کی سختی کا مؤثر علاج بکری کا دودھ ہے۔اس علاج سے رگوں کی قبل از وقت سختی دورکر کے دوبارہ واپس لایا جاتا ہے۔اطباء بکری کے دودھ کومختلف طریقوں سے استعمال کراتے ہیں۔ماءالجبن (دہی بن جانے کے بعداُس پر سے پانی اُتارنا)مشہورطریقہ ہے اس سے قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے بکری کا دودھ جسم سے سوداوی مادہ (غم پیدا کرنے والے مادہ)کوخارج کرکے رگوں کی طبعی لچک کوبحال کرتا ہے۔

بکری کے دودھ کی دہی: گرم تر چکنی اور بھاری، دست اور خون کے نقائص میں دہی بہت مفید ہے۔بدہضمی ختم کرتا ہےاورسنگرِہنی (آنتوں کی باقاعدہ حالت) کو بڑھاتا ہے،میٹھا دہی بلغم کو بڑھاتا ہے،طاقت دیتا ہےاور بادی کومٹاتا ہے۔کھٹا دہی خون کوجوش دیتا ہے کھانسی اورزکام کرتا ہے۔بلغم کی شکایت میں سونٹھ اورکالی مرچ ملاکرپئیں اور بادی میں نمک ملاکرپئیں۔گائے کا دہی زود ہضم،بھوک لگانے والا،طاقت بخش اور خشکی دورکرنے والا ہے بھینس کا دہی ہاضم ہے۔چربی اور بادی کو بڑھاتا ہے۔بکری کا میٹھا دہی ہلکا ہاضم،پرانی کھانسی،دق،دمہ،بواسیر کو ہٹاتا ہے۔دہی سے سردھونا دماغ اور بالوں کوطاقت دیتا ہے۔گرم روٹی،گرم چاول،سرکہ،چائے،شربت،مچھلی اورتیل کے ساتھ دہی نہیں کھانا چاہیے۔بگڑے ہوئے دودھ کا دہی خون کو بگاڑتا ہے۔دہی سے نچوڑا ہوا پانی بہت ہی اعلیٰ چیز ہے۔بادی اوربلغم کی

شکایت کو دور کرتا ہے، جسم کے مساموں کو صاف کرتا ہے، دہی میں شکر ڈال کر پینا زکام کے لئے مفید ہے۔ دہی کی ملائی لذیذ، طاقت بخش اور خون کو بہت بڑھانے والی ہے۔

بکری کا گوشت: گرم تر اور طاقت بخش ہے، خون پیدا کرتا ہے، مقوی باہ اور مادہ تولید پیدا کرتا ہے، تپ دق اور کمزوری میں اس کی یخنی مفید ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کا قول ہے کہ بکری یا بکری کے جس عضو کا گوشت کھایا جائے انسان کے اس عضو کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی کلیجی مرگی کے مریضوں کو نقصان دہ ہے۔

آخری گزارش: یہ صرف بکری کے متعارف کرانے کے لئے ہر طرح کے نمونے پیش کئے گئے ورنہ موضوع بھی خاصا طویل ہے طوالت سے بچتے ہوئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بَاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰے حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ (بہاول پور، پاکستان)

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بروز سوموار مبارک